کی اس وقت تقسیم کرتے ہیں نہ عوام ان بحثوں کو سمجھ سکتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عام طور پر مسلمان کاہل بنکر پیشہ ور فقیر اور بھیک منگے بن گئے۔ محنت و مشقت سے کام کرنے، اور عزت کے ساتھ دولت حاصل کرنے کے جائز اور حلال طریقوں پر بھی غور کرنے سے غافل ہوگئے۔ جس کے بعد انھیں ہر قسم کی ذلتوں، رسوائیوں، تباہیوں اور بربادیوں میں پڑ جانا لازمی تھا۔ اسی ماحول سے متاثر ہوکر مولوی امین صاحب متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی نے اپنا مضمون لکھا تھا اور یہ بتانا چاہا تھا کہ مسلمانوں کی یہ ذہنیت کہ وہ ہر قسم کی مالداری کو برا اور فقر و محتاجی کو اچھا سمجھکر اپنے آپ کو ہلاکت کی طرف لیجا رہے ہیں، غلط ہے بلکہ مالداری اچھی چیز بھی ہے۔" پس مولوی ابوالحسن صاحب کا یہ مضمون درحقیقت مولوی امین صاحب کے اُس مجمل مضمون کی تفصیل اور تشریح ہے اور بس۔ لہٰذا اس مضمون کو اسی حیثیت سے پڑھیں، اور یہ اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ یقیناً اس وقت مسلمانوں کو کاروباری بننے کی ضرورت ہے اور جس طرح بھی ممکن ہو، وہ تحصیل مال کے جائز اسباب و ذرائع پر توجہ کریں اور بڑے سے بڑا تاجر اور بڑے سے بڑا مالدار بننے کی کوشش کریں، اور پھر اس دولت کو اللہ کے راستوں میں خرچ کریں۔ بندگانِ خدا کی خدمت کریں۔ اور اس ذلیل زندگی سے نکلنے کی پوری جدوجہد کریں اس لئے کہ بقول عنبر ؎

مطابق قول محشر کے نہیں وہ زندگی عنبر ✣ سحر سے شام تک منت کش اہل کرم رہنا

قرآن مجید کی صداقت منکرین اسلام کی نظر میں

(از مولوی محمد حبیب الرحمٰن صاحب منظور سگھروی (دربھنگہ) متعلم دار القرآن والحدیث چاندنی چوک دہلی)

قرآن کی صداقت و حقانیت کی اس سے بڑھکر کیا دلیل ہوگی کہ مخالفت کا پہاڑ بغض و عناد کا طوفان بھی سامنے آیا تو پرکاہ کی طرح ہیچ و ذلیل ہوگیا۔ بلکہ راستی کے فرشتے نے اپنے مخالف ہی سے اپنی کمال صداقت و راست گوئی کا اعتراف کرالیا۔ صداقت نے اپنے عیب چیں اور دشمن کی زبان سے حق کی گواہی دلوادی۔ یہ مسلم ہے کہ ہر منصف مزاج اور سلیم العقل انسان ہمیشہ سچ کو سچ ہی کہتا ہے۔ آفتاب کو ہزاروں آنکھیں دیکھتی ہیں لیکن کوئی صحیح آنکھ اس کی روشنی کا انکار نہیں کرتی ہے۔ بعینہٖ یہی مثال قرآن شریف کی حقانیت و صداقت فصاحت و بلاغت و تاثیر اور اس قسم کے ہزاروں اوصاف کی ہے۔ جنھوں نے صرف کفار مکہ ہی کو عاجز و سرنگوں نہیں کیا بلکہ تمام عالم پر شمال سے لیکر جنوب تک مشرق سے لیکر مغرب تک دنیا پر ایسا سکہ جمایا کہ سب کے سب اسی طرح حیران ہوئے جس طرح کسی زمانہ میں عتبہ و ربیعہ وغیرہ جیسے مخالف و معاند حیران و انگشت بدندان رہے۔ اگر تعصب و عداوت کے ملعونی جذبات دور ہوجائیں تو آج کوئی ایسی ہستی نہ ملے جو اس کے آگے اپنے سر کو خم نہ کرے۔ ہم ذیل میں پہلے ان لوگوں کی شہادتوں اور رایوں میں سے چند رائیں اور شہادتیں پیش ناظرین کرتے ہیں جو مشرف با سلام ہونے سے پہلے قرآن مجید کے متعلق اپنی رائے قائم کرچکے تھے۔ اور ہر طرح اس کا امتحان و آزمائش کرکے اپنی تشفی کرچکے تھے۔

ملاحظہ ہو۔ حضرت انیس قبیلہ غفار کے ایک ممتاز اور بڑے فصیح و مشہور شاعر تھے۔ انھوں نے جب قرآن مجید کی شہرت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے نبوت کو سُنا تو مخفی طور سے مکہ آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کچھ آیتیں سنکر لوٹ گئے اور اپنے بھائی ابوذر سے کہا۔ یقولون شاعر کاھن۔ ساحر لقد سمعت قول الکھنۃ فما ھو بقولھم ولقد وضعت قولہ علی اقراء الشعر فما یلتئم علی لسان احد بعدی انہ شعر واللہ انہ لصادق وانھم لکاذبون (صحیح مسلم فضائل ابی ذر) یعنی لوگ ان کو ساحر، کاہن اور جادوگر کہتے ہیں لیکن میں نے کاہنوں کا کلام سُنا ہے یہ کلام کاہنوں کا نہیں میں نے آپ کے کلام کو انواع شعر پر رکھا تو کوئی اب یہ نہ کہے کہ وہ شعر ہے۔ خدا کی قسم آپ سچے ہیں اور وہ لوگ کاذب ہیں۔ نیز ضماد ازدی نامی ایک شخص عرب کے اندر جھاڑ پھونک کیا کرتا تھا۔ اس نے سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیوانے ہو گئے ہیں (نعوذ باللہ) آپ کے علاج کے لئے آیا۔ تو آپ نے مختصر سی حمد و ثنا کے بعد کلمۂ شہادت پڑھا تو وہ سنکر متحیر اور انگشت بدنداں ہوگیا اور کہا۔ بعد علی کلماتک ھولاء یعنی اپنی یہ باتیں پھر تو کہئے۔ آپ نے اسکے کہنے پر کلمات کو دھرایا وہ سنکر بول اٹھا۔ لقد سمعت قول الکھنۃ وقول السحرۃ وقول الشعراء فما سمعت مثل کلماتک ھولاء ولقد بلغن ناعوس البحر (مسلم) میں نے کاہنوں کی بولی جادوگروں کے منتر شاعروں کے قصائد سنے ہیں، مگر تمہارا کلام کچھ اور ہی ہے۔ یہ تو سمندر کی گہرائی تک اتر کر جائیگا۔ بعدہ وہ اسلام و ایمان کی دولت لوٹنے کیلئے بولا۔ ھات یدک ابایعک علی الاسلام قال فبایعہ۔ آپ اپنا ہاتھ لائیے میں آپ کے مبارک ہاتھ پر مشرف باسلام ہو جاؤں چنانچہ ایسا ہی ہوا نیز حضرت جبیر بن مطعم کا واقعہ ملاحظہ ہو۔ جبوقت وہ غزوہ بدر کے قیدیوں کو چھڑانے کیلئے مدینہ منورہ آئے اس وقت مغرب کا وقت تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ طور تلاوت فرمارہے تھے۔ انھوں نے آپ کی زبان فیض ترجمان سے یہ آیتیں سُنیں اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ ھُمُ الْخَالِقُوْنَ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا یُوْقِنُوْنَ ٥ اَمْ عِنْدَھُمْ خَزَائِنُ رَبِّکَ اَمْ ھُمُ الْمُصَیْطِرُوْنَ (سورہ طور) کیا یہ لوگ (مشرکین) بغیر کسی خالق کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں یا خود اپنے خالق ہیں۔ یا انھوں نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا ہے (بلکہ جہالت سے توحید کا) یقین نہیں کرتے یا تمہارے پروردگار کے خزانے ان کے قبضے میں ہیں۔ یا یہ لوگ حاکم ہیں؟ انکا بیان ہے کہ میرا دل اڑنے لگا۔ حالانکہ اس سے قبل مشرف باسلام نہیں ہوئے تھے۔ حضرت عثمان بن مظعون کا واقعہ ملاحظہ ہو۔ جب انھوں نے قرآن مجید کی یہ چند آیتیں سُنیں اِنَّ اللہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ط خدا عدل و احسان اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنیکا حکم کرتا ہے اور بدکاری و برائی اور ظلم سے روکتا ہے۔ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔ اسی وقت حلقہ بگوش اسلام ہو گئے (مسند ابن حنبل جلد ۱ ص ۳۱۸) قرآن مجید کے متعلق مذکورہ بالا شہادتیں جو ہدیہ ناظرین کی گئیں وہ ان حضرات کے واقعات ہیں جو پہلے مخالف تھے اور صداقت و حقانیت کا امتحان کرکے بعد کو اسلام میں داخل ہو کر ایمان کی دولت حاصل کرکے مالامال ہو گئے۔ اب ذرا ان دشمنان اسلام کے احوال بھی ملاحظہ فرمائیں جن کے سینے بغض و عناد سے پر تھے۔ یا جن کا آخری سانس بھی حالت کفر میں نکلا ان کے دلوں پر بھی اس صورت سرمدی کا رعب و جلال ایسا ہی تھا وہ بھی اس سلطان الکلام کے آگے دم بخود رہے مگر بدبختی نے انھیں

غلامانِ اسلام میں داخل ہونیکا موقع نہ دیا۔ ایک مرتبہ عتبہ بن ربیعہ قریش کی طرف سے سفیر ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں آیا۔ اور کہا اے محمدؐ اگر تم مکہ کی حکومت اور بڑے گھرانے کی حسین ترین خاتون چاہتے ہو تو یہ سب چیزیں ہم مہیا کر سکتے ہیں لیکن تم اپنے رویہ یعنی تبلیغ اسلام سے باز آؤ۔ اس کے جواب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم الٰہ واحد فاستقیموا الیہ واستغفروہ۔ یعنی کہدیجئے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تمہارے جیسا انسان ہوں ہاں میرے پاس وحی آتی ہے کہ تم سب کا خدا ایک ہے پس صرف اسی کی طرف متوجہ ہو اور اسی سے مغفرت مانگو۔ اس کلام پاک کو سنتے ہی عتبہ لوٹ گیا اور قریش سے جاکر کہا کہ جو کلام محمدؐ پیش کرتے ہیں نہ تو یہ کہانت نہ سحر نہ شاعری بلکہ وہ کوئی اور شے ہے۔ میرے خیال میں ان کو اپنی حالت پر چھوڑ دو۔ یہی نہیں کہ عرب کے شعراء وخطباء ہی قرآن مجید کی صداقت وتاثیر کے معترف تھے بلکہ فلسفہ وحکمت کی گودیں پلے ہوئے سائنس وریاضی کے جھولے جھولے ہوئے، مادیات کے شیدائی مغربی مصنفین جنہوں نے مذہبی تعصب میں آکر داعی اسلام پر ناپاک حملے اور قرآن پاک کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی بے سود کوششیں کیں ان کے افراد بھی اس خدائی کلام کے اعجاز کی حقیقت وواقعیت کے اظہار پر مجبور ہوئے۔ مسٹر ٹامس کارلائل کا اعتراف ان لفظوں میں ہے۔ قرآن کے احکام اسقدر علم وحکمت کے مطابق واقع ہوئے ہیں کہ اگر کوئی شخص بچشم بصیرت دیکھے تو آرام کی زندگی بسر کرلیگا۔ شریعت اسلام نہایت اعلیٰ درجہ کے احکام عقلی کا مجموعہ ہے اور میرے خیال میں قرآن شریف میں اتم راستی کا جوہر موجود ہے۔" نیز جرمن کا ایک مشہور فاضل گوئٹے لکھتا ہے "قرآن کے تبادل کلام میں جو برق کے مثل تیز اور طراری ہے۔ اس کتاب کی ایک دلفریبی یہ ہے کہ جسقدر اس کے نزدیک پہنچتے ہیں۔ زیادہ اصلی معلوم ہوتی ہے اور درجہ بدرجہ فریفتہ کرلیتی ہے۔ پھر متعجب کردیتی ہے اور بالآخر ایک رقت آمیز تحیر میں ڈالدیتی ہے (کوارٹر ریویو جلد ۱) اور مسٹر طامس کارلائل اپنی کتاب ہیروز اینڈ ہیروورشپ کی جلد دوم میں لکھتے ہیں۔ میرے نزدیک قرآن میں سچائی کا جوہر اس کے تمام معنی میں موجود ہے۔ جس نے اس کو وحشی عربوں کی نظر میں بیش بہا کردیا تھا۔ سب سے اخیر یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب یعنی قرآن سب سے اول اور سب سے اخیر جو عمدہ گیان وہ اپنے میں رکھتا ہے۔ اور ہر قسم کے اوصاف کا بانی ہے بلکہ دراصل ہر قسم کے وصف کی بنا صرف اس سے ہوسکتی ہے۔" یہ ہے وہ صداقت وحقانیت جس کا اعتراف وہ کرتے ہیں جن کی نظر میں اس کا ایک ایک لفظ کانٹا بنکر چبھتا ہے۔ مگر رونا تو ان پر آتا ہے جو اس کی مانتے ہیں مگر اس کے احکام پر عمل نہیں کرتے۔ اب مسلمانوں کے دل میں اس کی وقعت یہی رہ گئی ہے کہ ہر سال اس پر نئے ریشمی غلاف چڑھادیے اور بس، یا کبھی ضرورت پڑی تو اس سے فال نکال لی ایک قدم آگے بڑھے تو اس کو دھوکر اس پانی سے بیمار کو غسل دلا یا۔ حالانکہ خدا کا یہ حکم نہیں وہ تو علی الاعلان کہتا ہے۔ ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر۔ ہم نے قرآن کو نصیحت پکڑنے والوں کیلئے آسان کردیا ہے۔ کوئی ہے جو اس سے نصیحت حاصل کرلے۔ آج وہ جماعت جو اپنے کو "اہلحدیث" کہتی ہے۔ اس سے وہ بھی اسی طرح دور ہورہی ہے جس طرح دوسری جماعتیں حالانکہ اس کا نصب العین ہی کتاب و سنت ہے۔ مگر یہ جماعت اس سے اب دور ہورہی ہے۔

سچ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یبقی من القرآن الا رسمہ ولا یبقی من الاسلام الا اسمہ